اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 119:

(تصحیح و نظرِ ثانی شدہ)

نمازِ جنازہ

میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا سنّت ہے!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اُٹھانا سنّت ہے:

احناف کے نزدیک دیگر نمازوں کی طرح نمازِ جنازہ میں بھی صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا سنت ہے، اس کے بعد بقیہ تکبیرات میں ہاتھ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔ روایات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھاتے تو صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھ لیتے۔

- السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے:

7203- عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِةِ، ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى.

- سنن دار قطنی میں ہے:

1853- عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

2۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نمازِ جنازہ پڑھاتے ہوئے صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے، پھر کسی اور تکبیر میں نہ اٹھاتے۔

- سنن دار قطنی میں ہے:

1854- عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

تنبیہ: ان دونوں روایات کی سند معتبر ہے، جس کی تفصیل کے لیے دیکھیے اِعلاء السنن: 8/267،266، از شیخ الاسلام محدث علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ۔

3۔ حضرت ولید بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو نمازِ جنازہ ادا فرماتے ہوئے دیکھا کہ انھوں نے صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھائے، اس کے بعد کسی اور تکبیر میں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

- مصنّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيمَا بَقِيَ، وَكَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا.

4۔امام حسن بن عبید اللہ تابعی رحمہ اللہ نمازِ جنازہ کی صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

- مصنّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11505- عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

5۔امام سُوید تابعی رحمہ اللہ نمازِ جنازہ کی صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

- مصنّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11508- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نفَاعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كَانَ سُوَيْد يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ.

فقہی عبارات

- الاوسط للامام ابن المنذر:

ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ: أَجْمَعَ عَوَّامُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا، وَاخْتَلَفُوا فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي سَائِرِ التَّكْبِيرَاتِ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: يَرْفَعُ الْأَيْدِي فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ، كَذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ..... وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَقَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالزُّهْرِيُّ، وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَرُوِّينَا ذَلِكَ عَنْ مَكْحُولٍ، وَالنَّخَعِيِّ، وَمُوسَى بْنِ نُعَيْمٍ، وَبِهِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَنْ مَالِكٍ ...... وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: تُرْفَعُ الْيَدِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ لَا تُرْفَعُ بَعْدُ، كَذَلِكَ قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنِ النَّخَعِيِّ خِلَافَ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ عَنْهُ.

- عمدۃ القاری (باب سنة الصلاة على الجنازة):

ثم هل يسر بها أو يجهر؟ فعن جماعة من الصحابة والتابعين إخفاؤها، وعن مالك: يسمع بها من

يليه، وعن أبي يوسف: لا يجهر كل الجهر ولا يسر كل الإسرار، ولا يرفع يديه إلا عند تكبيرة الإحرام؛ لما روى الترمذي عن أبي هريرة مرفوعا: «إذا صلى على جنازة يرفع يديه في أول تكبيرة»، وزاد الدارقطني: «ثم لا يعود»، وعن ابن عباس عنده مثله بسند فيه الحجاج ابن نصير، وفي «المبسوط»: أن ابن عمر وعليا رضي الله تعالى عنهما قالا: لا ترفع اليد فيها إلا عند تكبيرة الإحرام، وحكاه ابن حزم عن ابن مسعود وابن عمر ثم قال: لم يأت بالرفع فيما عدا الأولى نص ولا إجماع، وحكى في «المصنف» عن النخعي والحسن بن صالح أن الرفع في الأولى فقط، وحكى ابن المنذر الإجماع على الرفع في أول تكبيرة، وعند الشافعية يرفع في الجميع .. إلخ

- **فتاویٰ ہندیہ:**

وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إلَّا في التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى في ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ كَذَا في «الْعَيْنِيِّ شَرْحِ الْكَنْزِ»، وَالْإِمَامُ وَالْقَوْمُ فيه سَوَاءٌ كَذَا في «الْكَافِي». (الْفَصْلُ الْخَامِسُ في الصَّلَاةِ على الْمَيِّتِ)

- **الدر المختار:**

(وَهِيَ أَرْبَعُ تَكْبِيرَاتٍ) كُلُّ تَكْبِيرَةٍ قَائِمَةٌ مَقَامَ رَكْعَةٍ (يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْأُولَى فَقَطْ) وَقَالَ أَئِمَّةُ بَلْخٍ: فِي كُلِّهَا...

- **رد المحتار:**

(قَوْلُهُ: وَقَالَ أَئِمَّةُ بَلْخٍ: فِي كُلِّهَا) وَهُوَ قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَة، وَرِوَايَةٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ كَمَا فِي «شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ»، وَالْأَوَّلُ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ كَمَا فِي «الْبَحْرِ». (باب صلاة الجنازة)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

17 جمادی الاولیٰ 1441ھ/13 جنوری 2020

03362579499